Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 9, 2025

Qurratulain Hyders multi fected Personality

قرۃ العین حیدر کی ہمہ جہت شخصیت

Sadia Fatima
Visiting Lecturer of Urdu, Mphil Urdu, AIOU Islamabad
E-mail: sadiafatima702@gmail.com

Asma Fatima
Visiting Lecturer of Urdu, Mphil Urdu, Sargodha University

Abstract
Quratul Ain Haider gained the most fame in his creative work for his novel writing. In addition to his literary works, he also achieved notable achievements in his hobbies of journalism, film, and painting.Quratul Ain Haider creates a unique place among her peers due to the diversity of themes. Each of her stories reflects a specific point of view. Despite the diversity of themes, each of her stories shows a deep regret for the end of the feudal system, and some of the stories are based on this theme. Quratul Ain Haider holds a prominent name and position in Urdu fiction.The literary atmosphere of the family and the cultural atmosphere of India can be felt between the lines in his fiction. This also includes various types of writings such as personal sketches, introductory writings, discussions, debates, commentaries, speeches, essays, critical essays and many other writings that cannot be easily placed in any pre-existing category, nor can these writings be easily ignored. This literary legacy has its own literary importance.And it is a milestone in the story of Qurratul Ain Haider's literary journey. It helps us to understand the author's creative vision and the extent of her intellectual connections, as well as the subtleties of her style and art.Their past exploits, the social status of the upper class, their cultural and civilisational courage, the needs of the changing times, their understanding of human behaviour, and their linguistic awareness are the mirror of Qurrat-ul-Ain Haider, who is called the Virgin Wolf of Urdu literature.

Keywords: Qurratul Ain Haider, Urdu Fiction, Novel Writing, Journalism, Intellectual Connections, Literary Style, Social Status, Cultural Courage, Civilisation, Human Behaviour, Linguistic Awareness, Virgin Wolf of Urdu Literature

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 9, 2025

قرۃ العین حیدر نے جس گھرانے میں انکھ کھولی وہ بہت معزز اور اعلی تعلیم یافتہ گھرانہ تھا جس ماحول میں پرورش پائی وہ بھی علمی اور ادبی ماحول تھا والد سجاد حیدر یلدرم خود بھی ایک بلند پایا ادیب اور اردو افسانہ نگار تھے والدہ سماجی اور اصلاحی ناول نگاری کی حیثیت سے بہت مقبول تھیں یہ شارف کم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے کہ ماں باپ دونوں ادیب اور صاحب انشاء پرداز ہوں قرۃ العین حیدر کو دونوں صلاحیتیں ورثے میں ملی تھی دونوں کے ملنے ملانے والے لوگ ادبی ذوق کے تھے ادبی محافل گھر میں لگی رہتی تھیں تصنیف وتالیف کا سلسلہ گھر سے جاری تھا چنانچہ ان کا دل و دماغ کا اس طرف راغب ہونا فطری امر تھا قرۃ العین حیدر کو لکھنے پڑھنے کی صلاحیت ورثے میں ملی تھی پہلی کہانی ایک بیان کے مطابق چھ سال کی عمر میں لکھی کہانی کا عنوان کاٹ گودام کا سٹیشن اس کے بعد بی چویا کی کہانی لکھی جو بچوں کے اخبار پھول لاہور میں شائع ہوئی قرۃ العین حیدر کو اپنی تخلیقی کام میں سب سے زیادہ شہرت ناول نگاری میں حاصل ہوئی ادبی تخلیقات کے علاوہ اپ نے صحافت فلم مصوری کے شوق بھی میں بھی نمایاں کارنامے انجام دیے قرۃ العین حیدر موضوعاتی تنوع کی بنا پر اپنی ہمسروں میں ایک الگ مقام بناتی ہے ان کی ہر ایک کہانی ایک مخصوص نقطہ نظر کی غماز ہوتی ہے موضوعاتی تنوع کے باوجود ان کے ہر افسانے میں جاگیر دارانی نظام کے خاتمے کا شدت سے افسوس دکھائی دیتا ہے اور بعض کہانیاں تو اسی موضوع پر مبنی ہیں۔ قرۃ العین حیدر اردو فکشن میں نمایاں نام اور مقام کی حامل ہیں گھرانے کا ادبی ماحول ہندوستان کی تہذیبی فضا ان کی فکشن میں بین السطور محسوس کی جاسکتی ہیں اس میں بھی مختلف قسم کی تحریریں جیسے شخصی خاکے تعارفی تحریریں مذاکرے مباحث تبصر تقریریں مضامین تنقیدی مضامین اور دیگر بہت سی تحریریں جو پہلے سے موجود کسی زمرے میں اسانی سے نہیں رکھی جاسکتی نہ ہی ان تحریروں کو اسانی سے نظر انداز کیا جاسکتا ہے یہ ادبی وراثت اپنی ادبی اہمیت رکھتی ہے اور قرۃ العین حیدر کی ادبی سفر کی داستان میں یہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اس سے مصنفہ کا تخلیقی ویژن اور ان کی فکری ملانات کی حدو خواہ اندازہ ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے اسلوب اور فن کی نیر نگیاں سمجھنے میں مدد ملتی ہیں ان کی ماضی کی بازیات اعلی طبقے کی سماجی حیثیت تہذیبی و ثقافتی جرت بدلتے دور کی ضرورتیں انسانی رویے کی سمجھ بوجھ لسانی شعور کی ائینہ دار ہے قرۃ العین حیدر کو اردو ادب کی ورجینہ ولف کہا جاتا ہے انہوں نے اپنی ادبی زندگی کا اغاز 1944 میں افسانہ لکھنے سے کیا ان کے ناول افسانہ ہر دور اور شعور کی رو یعنی ازاد تلازمہ خیال ماضی حال اور مستقبل میں ماضی کی تلخیاں طبقاتی نظام کی کشمکش نو بادیاتی بیانیہ انسانی مسائل کا تہذیبی تناظر میں حل مخصوص معنویت رکھتے ہیں گویا قرۃ العین حیدر کا فکشن محسوسات اعلی افکار تکنیک اور دیگر فنی

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 9, 2025

وسائل کو منفرد انداز میں بروئے کار لایا گیا ہے اور اس کا اہتمام تراجم میں بھی کیا گیا ہے قرۃ العین حیدر نفسیاتی سماجی سیاسی ثقافتی اور معاشی مسائل کا بیانہ ان کے کیے گئے تراجم میں بھی پوری ترجمہ کے ساتھ موجود ہے قرۃ العین حیدر کے تصورات تہذیب و ثقافت کا ارتقائی سفر ناولوں سے ہوتا ہے ان کے تراجم میں بھی اپنی مخصوص سزا ماحول اور پیشکش کو برقرار رکھا گیا ہے اردو فکشن کی اپنی ایک مخصوص طرز کو قرۃ الن حیدر کے اردو تراجم کے اسلوب میں بھی دیکھا جا سکتا ہے تخلیق کار کے سلوک کے یہی خوبی ہوتی ہے کہ وہ اپنی تخلیقی اسلوب اور دیگر زبانوں سے عکس کردہ ترجمہ کا بھی کا بھی حصہ بناتا ہے بطور مترجم قرۃ العین حیدر کا کام خاصہ نمایاں ہے کسی فنپارے کا ترجمہ کرتے انہوں نے صرف زبان کا ہی ترجمہ نہیں کیا بلکہ خطے کی سیاست سماجیات معاشیات عوامی نفسیات تہذیب ثقافت کو بھی اردو زبان کے کالب میں ڈھال کر اردو زبان وادب کے دامن کو وسیع کیا ہے یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ وہ تجمہ کو علمگیر بیانیہ کے طور پر جب پیش کرتی ہے تو اس سماج کے مثبت و منفی ہر دو پہلیوں کو بھی اپنی تخلیقی پیرائے میں بیان کیا ہے اس ضمن میں ایک خیام کی رائے اہمیت رکھتی ہے کہ

"ناول ہو یا افسانہ ربوتاز ہو یا سفر نامہ مضامین ہوں یا شخصی خاکے بچوں کا ادب ہو یا ترجمہ نگاری ان کے ذہن میں یہ بات پوری طرح واضح ہوتی تھی کہ وہ کیا لکھ رہی ہے اور کیوں لکھ رہی ہے عینی کی ہر تحریر میں مثبت اور منفی دو دونوں پہلو موجود ہیں"1

یہی وجہ ہے کہ قرۃ العین حیدر ہمہ جیز شخصیت مانی جاتی ہے کہ جن کی ادبی تحریریں بااعتبار فکر و فن اس قدر متنوع الجہات ہیں کہ انسانی بصیرت و بصارت ششتارہ جاتی ہے انہوں نے اپنی بے پناہ مطالعہ اور غیر مشاہدے کو متنوع نظر اسناف میں ازمایا افسانہ ناول خاکہ نگاری ترجمہ کاری کی تخلیقی عمل کی زیل میں اصطلاحات استرات تشبیہات تلمیعات علامات اور دیگر ادبی اصطلاحات مختلف غیر معمولی انداز میں برتا ہے ان کے ناول بشمول اگ کا دریا اخر شب کی ہمسفر پر جھڑ کی اواز اگلے جنم موہے بٹیا کے جیو چائے کے باغ ان سب میں انہوں نے اصل متن کی روح کو مجروح نہیں ہونے دیا اور نہ ہی اسلوب کمزور ہوا ہے ترجمہ اور دیگر اسنافی نصر کا سلوک مکالمہ متن کردار متحرک افار محسوس ہوتے ہیں قرۃ العین حیدر کی تخریق تخلیقی اسلوب کی ایک مخصوص طرز کو ترجمہ ناولوں بچوں کی کہانیوں میں بھی دیکھا جا سکتا ہے جہاں منظر نگاری مرکب کشی تصویر کشی بھرپور تہذیبی ستارہ بنتی ہے جہاں تک تخلیق و ترجمہ میں موضوعات کی بات ہے تو جس طرز پر قرۃ العین حیدر کی تخلیقی فنپاروں کی موضوعات ہیں ویسے ہی ترجمہ ناولوں کی محسوسات ہوتے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 9, 2025

ہیں جیسے کہ ہمیں ہمیں چراغ ہمیں پروانے ماں کی کھیتی ادمی کا مقدر تلاش خیالی پلاؤ وغیرہ قرۃ العین حیدر نے خاکہ نگاری بھی کی خصوصی طور پر اپنے والد سجاد حیدر یلدرم کا شخصی خاکہ لکھا جس میں حقیقت مندی اپنے حدوں کو چھور ہی ہے جو کہ شخصی خاکہ نگاری تھا کہ محدود نہیں رہا والد کے علاوہ دیگر جن شخصیات کے خاکے لکھے ان میں محمد علی مولانا میر محمد خان شہاب شاہد احمد دہلوی عزیز احمد ابن انشا وغیرہ شامل ہیں اپنے ایک مضمون کے فٹ نوٹ میں اپنی ایک بھانجی کا اس طرح ذکر کیا کہ اس کا شخصی خاکہ قاری کی تخیل میں باسانی قائم ہوتا ہے اس کا اتباع اسی حوالے کی تائید ہے

"ہماری بڑی بھانجی صاحبہ اللہ کے فضل و کرم سے ڈاکٹر ہیں اور ایئر فورس میں فلائٹ لیفٹیننٹ کے عہدے پر فائض ہیں مگر ان کا یہ عالم ہے کہ ان کو ڈاکٹری کے علاوہ دنیا کی فضولیات اور خرافات سے سخت دلچسپی ہے جدید انگریزی ادب یونانی اٹھ ہند وفنو لطیفہ سے شدید ان سے اور کو میکس کی تو اپ عاشق ہیں جب کوئی ان سے ڈاکٹری کی باتیں کرتا ہے تو دفعتا یاد اتا ہے ارے یہ تو ڈاکٹر بھی ہیں"2

خاکہ نگارے کے فن میں بھی ایک مخصوص تہذیبی اقدار کو ملحوظ خاطر رکھتی ہیں جب اپنے والد سجاد حیدر یلدرم کا شخصی خاکہ لکھتی ہیں

تو مشرقی بیٹی کا تصور غالب رہتا ہے جس کی بنا پر مبالغہ ارائی کا عنصر بھی شامل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے کاری شخصیت کا شفاف روخ دیکھنے سے محروم ہو رہ جاتا ہے سجاد حیدر یلدرم کی شخصی خاکے کا ایک پاس کچھ یوں ہے "ایسے فرشتہ صفت قسم کے انسانوں کے بارے میں کچھ لکھنا واقعی بہت دشوار ہے فرشتوں کی تصویروں میں رنگ نہیں ہوتا محض نور ہوتا ہے جو اتنا دلچسپ نہیں نور سے انکھیں محض خیرا ہوتی ہیں رنگ فانوس ایسے دلچسپ اور دل کا ہوتے ہیں"3

قرۃ العین حیدر درا سجاد حیدر یلدرم کو والد سے زیادہ ثقافتی و تہذیبی مرچی کی مد میں رکھتے ہیں اسی طرز کا قطعی لب و لہجہ داستان دراز محمد علی کا لکھتے ہوئے ایک جگہ یوں بیان کرتی ہیں

"بحیثیت سٹائلش چودری محمد علی اردو کیسے منفرد ادیب ہیں کہ کوشش کر کے بھی ان کی زبان اور اور اظہار بیان کا تشبہ نہیں کیا جا سکتا محمد علی ادب میں اپنے ساتھ جس سٹائل لائے اور یہ محض انہی کا حصہ ہے"4

مصنفہ کی حیثیت سے وہ ایک ادبی شخصیت اور تہذیب و ثقافت کو ایک دوسرے کے لیے لازم ملزوم قرار دیتے ہیں یہی تہذیب و ثقافت اور کرداروں کی جرات ان کے تراجم میں بھی محسوس کی جا سکتی ہے کیونکہ جب تخلیق کار مترجم بھی ہو تو اس کے ادبی ترجمے کا رنگ تخلیق کا رنگ تخلیق پر کاری سے تہی

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 9, 2025

نہیں رہتاادب کے علاوہ قرۃ العین حیدر کی دلچسپی کے مظاہر میں مصوری فوٹو گرافی صحافت فلم سازی اور موسیقی بھی ہے ان کا تعلق ایک روشن خیال ترقی پسند گھرانے سے تھاان کے ابائیدات کو بھی موسیقی سے شگاف رہا تھااس ضمن میں قرۃ العین حیدر کہتی ہے کہ

"میں نے ہائی سکول میں بطور ایک مضمون میوزک سیکھا بنارہے یونیورسٹی کے میٹرو کلیشن میں لڑکیوں کے لیے ریاضی کی بجائے ہندوستانی کلاسیکل موسیقی ایک اختیاری مضمون تھانو کلاسیکل موسیقی کا میں نے باضابطہ کورس کیا ستار گائے کی اور تھیوری اف میوزک کے تین الگ الگ پرچے تھے جس کا امتحان دیا ستار اور گائے کی دونوں شامل تھے"5

قرۃ العین حیدر کے والد ہیں ان کی والدہ نظر سجاد کے لیے کلکتہ سے ہار مونیم بھی منگوایا تھااور رام پور دربار کے ایک استاد مصنفہ کی والدہ دستار بجانا سکھاتی تھی یہ وہ دور تھا کہ ہندوستانی روشن خیال مسلمان گھرانوں میں خواتین اور لڑکیاں موسیقی کی تعلیم و تربیت کو حاصل کرتی تھی مگر صرف ان خاندان کے افراد میں کسی تقریب میں گاتی تھی ڈاکٹر جمیل اختر کی زبانی بخوبی معلوم کیا جاسکتا ہے کہ قرۃ العین حیدر کی موسیقی کی تعلیم و تربیت کے لیے مقررہ استاد کو کیا ہدایات دی گئی اور اس کے پیچھے کس طرح کا سماجی رویہ کار فرما تھا

"یہ ایک سماجی پابندی کی بات تھی کہ اپ سے رب دھجن سکھایئے پریم گیت وغیرہ نہیں سکھائی مسلمانوں میں بھی یہی بات تھی یہاں لڑکیاں فقط نعت پڑھ سکتی تھیں یا حمد گانے یا کچھ اور نہیں گا سکتی تھی ایسے ماحول میں میوزک کو کیریئر بنانا خطرے سے خالی نہیں تھا"6

ادیب مترجم کے علاوہ قرۃ العین حیدر نے موسیقی کو نئی نسل میں روایت کے طور پر قبول کیے جانے کا کام بھی سماجی اصلاح کے طور پر کیا مگر ان کا یہ فن بالا خر اپنی گھریلو محفلوں تک محدود رہا بعد ازاں پی ائی اے میں بھی خدمات سرانجام دی مگر کسی اختلاف کی بنا پر یہ نوکری ترک کر کے 1956 میں وزارت اطلاعات و نشریات کراچی بحیثیت پروڈیوسر کمنٹری فلم کی خدمات سرانجام دیتے رہیں اس ضمن میں قرۃ العین حیدر نے پاکستان کے زری اصلاحات پر بھی ایک فلم بنائی جس کے لیے ذاتی مشاہدے کی غرض سے انہوں نے پنجاب اور سندھ اور بنگال کے مختلف دیہاتوں کا دورہ کیا پھر دو سے تین دستاویزی فلم میں بنائی اس پر بھی انہیں برلن ڈاکو منٹری فلم فیسٹیول میں بھی انعام ملا مزید بنائی جانے والی فلموں میں بنیادی جمہوریات کمرشل فلم ایک مسافر ایک حسینہ وغیرہ بہت اچھی فلمیں تھیں موسیقی کے علاوہ انہیں صحافت نگاری مسوری فوٹو گرافی کا بھی شوق تھا تصویر بنانے کے ضمن میں وہ

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 9, 2025

کس قدر باضابطہ اخلاق اور کیمرے کا اہتمام وانتظام ملحوظ خاطر رکھا جاتا تھا اس کی تفصیل یوں بیان کرتی ہیں کہ

> **"فوٹو کھنچوانے کا ایک پورا ضابطہ تھا کرسی کی برابر ایک میز پر کتابیں گلدان گروپ فوٹو میں فرش پر دو افراد یا دونوں طرف کونیوں کے بل نیم دراز ہوتے خواتین عموماً سیاست ساڑیاں پہنتی کیونکہ سیاہ کپڑے فوٹو کے لیے زیادہ مناسب تھے بی بی براؤنی کیمرے نے فوٹو گرافی کو ایک عام شغل بنا دیا ہائی سکول کے پاس کرنے کے بعد راقب الحروف کو بھی بی بی براؤن کیمرہ برادر معظم سید مصطفی حیدر نے عنایت کیا لیکن رنگین تصاویر خاص طور پر فوٹو گرافر سے پینٹ کروائی جاتی تھی"7**

قرۃ العین حیدر کے فکر فن کو خاص وعام میں صحیح طور پر متعارف کروانے کے لیے بہت سے کتابیں بھی مرتب کی گئی جن میں نوائے سروش داستان عہد گل قرۃ العین حیدر کی خطوط انداز بیان اور انٹرویو ائین جہاں کلیات قرۃ العین حیدر افسانے ائین جہاں وغیرہ شامل ہیں اس طرح مصنفہ و مترجم میں تخلیقی ورثے کو اردو زبان سے دیگر زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ان میں جو کتابیں ہیں وہ ہیں اپ کا دریا انگریزی روسی اور ہندوستانی کی 14 زبانیں شامل ہیں چاندنی بیگم ہندی زبان میں ہے ایک لڑکی کی زندگی ہندی میں ہے اخر شب کے ہمسفر ہندی میں ہے سیتاہرن انگریزی میں ہے پتھر کی اواز انگریزی ہندی سندھی زبانوں میں ہے ان کے دور میں بہت سی مصنفین عورت کے ساتھ معاشرے میں ہونے والے استحصال پر اپنے زور قلم ازما رہے تھے کہ پدر سری نظام کی قباحتوں میں جکڑی عورت کہیں ظالم اور کہیں مظلوم ہے قرۃ العین حیدر کی تخلیقات میں عورت اپنا روایتی حدود سے باہر جانے سے قاصر ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ قرۃ العین حیدر کے ہاں عورت کا ایک نیا تصور اجاگر ہوتا ہے قرۃ العین حیدر نے بھی عورت کی نفسیات کا بخوبی احاطہ کیا اس حوالے سے ان کی فکر وفن کی دنیا کافی وسیع ہے جاگیر دارانہ نظام اس کا زوال اونچے طبقے کے مسائل مصائب ان کا پسندیدہ موضوع ہیں جاگیر دارانہ نظام کے زیر اثر عورتوں کی زبحالی قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے برصغیر میں عورت کا استحصال باقی دنیا سے زیادہ ہے قرۃ العین حیدر کے ہاں عورت معاشرے میں ہر موڑ پر قربانی دیتی ہے لیکن ان کے ہاں زیادہ تر نسوانی کردار بلند خیالی اور بلند کرداری کے باوجود دبے ہوئے ہیں یہی رویہ ان کے تراجم کی زیل میں میم ملاحظہ کیا جا سکتا ہے ان کی نسوانی کردار امداد کی خاطر کسی سپر مین یعنی مافوق الفطرہ کی تلاش میں نہیں رہتے مگر وہ اپنا ایک ائیڈیل ضرور رکھتی ہے ان کا اپنا ایک عزادانہ وجود ہے جس کی بنا پر وہ الگ شناخت کی خواہاں ہوتی ہے وہ مردوں کے مدمقابل بھی ہے اور رفیق کار بھی ہے دونوں کے درمیان ایک مساوی انسانی رشتہ دیکھنے کو ملتا ہے مرد اور عورت کے درمیان جنس کو ایک فطری امر کے طور پر مشاہدے میں اتا ہے قرۃ

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 9, 2025

العین حیدر کی تخلیقات و ترجمہ تصنیفات کی نسوانی کردار کسی دوسری دنیا سے نہیں بلکہ بر صغیر پاک وہند کے متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والی تعلیم یافتہ عورت کا عکس لیے ملتے ہیں اپنی ذات کے مسائل سے زیادہ زمانے کی ستم ظریفی کا شکار ہیں مرد جو کہ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اپنی ایک خاص نیت کے باعث عورت کو اپنے مد مقابل جگہ نہیں دے سکتا اس بات کو کہیں نہ کہیں ان کے کردار احتجاج کرتے دکھائی دیتے ہیں یہی احتجاجی رویہ قرۃ العین حیدر کی نسوانی کرداروں کو دوسرے اردو فکشن مصنفین سے ملاتا ہے اور قرۃ العین حیدر کا ایک منفرد نسائی شعور متعارف ہوتا ہے انہوں نے ایک ایسی تہذیب کی ایک خاصی کی ہے جس میں صنف نازک کو تہ دار کرداروں کے ساتھ جینا پڑتا ہے اس سماج میں نسوانیت ایک عذاب بن جاتی ہے اپنے سماج کا وہ طبقہ جس دن کا براہ راست تعلق نہیں رہا وہ اس طرز کے کرداروں جیسے جمیلا چمپا کمرن سریہ میں جب کہ ترجمہ نسائی اپنا اپ تلاش کر لیتی ہے جو کہ ان کی فکر و فن کی عظمت کو بھی ظاہر کرتا ہے قرۃ العین حیدر کے افسانوں کی نسوانی کردار نہ تو مردانہ زور و ستم کے خلاف علم بلند کرتے ہیں اور نہ اپنے ساتھ ہونے والے ظلم و ستم کا رونا روتے ہیں بلکہ اس نوع کے کرداروں کی فنکرانہ پیشکش نسوانی طرز احساس اور عیسائی صور تحال کو زیادہ موثر انداز میں قاری پر منکشف کرتی ہیں کہ عورت کا کردار محنت و عظمت کی تصویر اور خوبصورت رشتوں میں بندہ ملتا ہے سورۃ العین حیدر کے فکشن میں قدیم دور سے لے کر جدید عید تک عورت کی مختلف شکلوں کو دیکھنے اور دکھانے کی کوشش تحریک نسواں کا خام مواد ہے جس کے شعور کے بغیر یہ تحریک جنسی تفریق اور استحصال کا تاریخی سیاق و سباق حاصل نہیں کر سکتی مصنفہ مترجم نے نے اور تم کی مخصوص زبان اور لب و لہجے سے مخصوص معاشرت و ثقافت کو پیش کیا ہے اگر ناول اور ترجمہ کی فضا دیکھی جائے تو وہاں بھی ایسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جنہیں عورتوں کے محاورے یا زبان کہا جا سکتا ہے ساتھ ہی ساتھ جن میں اہم سماجی کائی اور عورت کے احساسات و جذبات کو بھی جگہ دی گئی ہے بقول ڈاکٹر نزہت عباسی

"قرۃ العین حیدر نسائی لب و لہجہ میں اپنے تمام نسوانی کرداروں کے اندرونی احساسات اور ان کے اعمال اور افعال اور ذہنی کیفیات اور متضادیوں پیش کرتی ہے"8

ترقی پسند تحریک میں طبقہ نسواں کے مسائل واضح طور پر ابھر کر سامنے ائے مگر طبقاتی کشمکش اور معاشی ازادی نے تحریک نسواں کو قدر دبا دیا عورت کو سماج میں ثانوی حیثیت دینے کے اس عمل پر خواتین فکشن نگاروں کی تحریک تحریروں میں احتجاج دیکھنے کو ملتا ہے اس سلسلے میں قرۃ اللحدہ نے سب سے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 9, 2025

زیادہ اہم کردار ادا کیا فکری و فنی امتیازات میں عورت کے مقدر اس کی مجبوریوں اور استحصال کو خصوصی طور پر پیش کرتی ہے اخر شب کی ہمسفر کی نسوانی کردار ہوں یا ترجمہ ناول جو دو کیہ کے کردار فلسفیانہ انداز اور ذہانت کا مرقع ہے وہ ایسا نسائی لب ولہجہ لے کراتی ہے جو موضوعات اور اسلوب کی جدت و جان داری کا عکاس ملتا ہے ترجمہ تصانیف میں بھی جانے انجانے انداز میں ایک مشرقی عورت کا روپ کے عکس لب ولیجہ حقیقی انداز میں دیکھنے کو ملتا ہے یہاں یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہندوستانی عورت کا مختلف سماجی حوالوں سے تصور پیش کرتی ہے یوں قرۃ العین حیدر کی ترجمہ ناولوں میں عورت کی ذہنی و جذباتی صور تحال کا وجود تجربے کا حصہ بنایا ہے وہ عورت کی ناآسودہ خواہشات مجروح جذبات ایسا کی شکستگی خوابوں کا پورا نہ ہونا دوسری طرف باشعور نسائی لہجہ سماج میں عورت کے فال کردار سے بحث کرتا ہے تب ازاد ناولوں اور ترجمہ ناولوں میں بھی نسوانی کے دانوں سے رومانوی فضا کا تصور متواست اور اشرافیت طبقے کی تعلیمی بیداری اس کی خوشیاں غام روشن خیالی ترقی پسندی کی طرح مائل ہونے کے حوالے بھی ملتے ہیں اور عورت کی جواں ہمتی کا اظہار ناول ہینڈری جیمز کا ناول ڈیپورٹریٹ اف ریڈی جس کا ترجمہ حامی جراحامی فرمانے کے نام سے قرۃ العین حیدر نے ہمیں مخصوص نسائی شعور کی ہی بنا پر کیا ہو گا یہ ناول ہینری جیمز کے بہترین عملوں میں شمار ہوتا ہے اور جس تخلیقی شعور کی گہرائی ہمارے سامنے اتی ہیں وہ بہت ہی اہم ہے اس میں عورت مرکزی کردار ہے اور یہ ترجمہ ناول زبان و بیان اور طرز احساس کے لحاظ سے باقی ترجمہ ناولوں اور کہانیوں پر سبقت لے جاتا ہے یہاں سورۃ العین حیدر کی قوت مشاہدہ جملوں کی رمزیت مضمون کی اثر افرینی اور تاثریت سے بھرپور بیانیہ ملتا ہے بقول ڈاکٹر جمیل جالبی

> **"ہمیں چراغ حمی پروانے دپیپوٹریٹ اور لیڈی ہینری جیمس کے پہلے دور کا شاہکار ناول ہے جس میں ایک امریکی لڑکی اپنے زندگی کے تصورات اور روح ازادی کے ساتھ یورپ ائی ذہن و عمل کا مطالعہ کیا غیر نفسیات مطالعہ کو ناول کی کہانی کے تاروں پود میں ایسی سنائی اور تخلیقی قوت سے بنناہے کہ اپ اسے نہ صرف دلچسپی سے پڑھیں گے بلکہ ہمارے فقہ نگار بھی سے اقتصابی فن کریں گے'9**

قرۃ العین حیدر نے صرف اردو سے انگریزی میں ترجمہ نہیں کیا بلکہ انگریزی سے اردو میں بہت سی اصنافی نصر کا ترجمہ کیا پھر اپنی تخلیقات کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ کیا روسی مصنفین کے ناولوں اور بچوں کے ادب کا کابی انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا اگرچہ ان کی ترجمہ کاری کا اغاز بقول مصنفہ عمر قریشی کی مضمون جڑ سے بمباری سے ہوا جو تہذیب نسواں میں شائع ہوا قرۃ العین حیدر کی تباضات تحریروں نے تراجم میں بھی خطوں کا تاریخی سیاسی اور

OPEN ACCESS
CC BY

معاشرتی شور ملتا ہے بالخصوص ان کو ہمہ جہد شخصیت بنانے میں علمگین مشاہدہ برصغیر پاک وہند کی مسلم تہذیب اور مٹی سے جڑے رہنے کا احساس غالب نظر اتا ہے برصغیر پاک وہند کی معاشرتی زندگی اس کی اساتیری فضا کے پیچھے بہت سے احساسات غالب ہیں جنہیں پروفیسر ڈاکٹر ساجد امجد نے یوں بیان کیا ہے

"قوم کا وجود ہی تہذیب کی تخلیق کرتا ہے کسی قوم کے اجتماعی عمل ہی سے تہذیب خوبصورت ہوتی ہے بے شک برصغیر کی انقلابی تبدیلیوں نے اس میں بہت قدرت وبدر بھی کی لیکن یہ تبدیلی بیشتر رسم ورواج تک محدود رہی جو بالکل فطری امر تھا پرزگیر میں ترک بھی ائے عرب بھی ائے مغل بھی ائے اور افغان بھی شیعہ بھی اور سنی بھی اور نو مسلم بھی"10

قرۃ العین حیدر کی ادبی شخصیت کے متنوع الجہات ہونے میں برصغیر کی تہذیبی حالات واقعات تاریخی حقیقتیں گھرانے کا ماحول تعلیم تربیت اسلامی و ہندی طرز تعمیر شاندار روایات بھی شامل حال رہیں برصغیر میں مسلم طرز تعمیر کی روایات خاص مستحکم تھیں بلکہ اس کا عالم غوث تعلیم گستالی بان کی زبانی بہتر معلوم ہوتا ہے "گویا ہندوستان کا تہذیبی ہو تو مدن ایک نگار خانہ اور ہزاروں داستان کا ساسحر لیے ہوئے تھا کہ جس کی طرف سیاہ مفکرین فلاسفر کشاں کشاں کھنچے چلے آتے تھے سورۃ العین حیدر کی گھرانے کی موسیقی میں دلچسپی اسی تہذیب وہ ثقافت کی دیر نظراتی ہے ہندوستان کی مسلمان گھرانوں میں صوفی عزم کی وجہ سے بھی موسیقی کا چلن ملتا ہے سید علی ہجویری اس سلسلے میں فرماتے ہیں

جو یہ کہتا ہے کہ مجھ کو اوازوں اور سازوں سے خوشی نہیں ہوتی تو یہ جھوٹ کہتا ہے یا نفاق کرتا ہے یا حس نہیں رکھتا اور ادمی سب چارپاؤں سے باہر ہوتا ہے"11

پر صغیر پاک وہند کی روایات پسندی اور مغرب کی جدت مضامین کی انتخاب کی ازاد خیالی یہ وہ خطوط تھے کہ جن کے زاوی ہمیں قرۃ العین حیدر کی ہمت شخصیت کی تصنیفات میں ملتے ہیں ادیب و مترجم کی حیثیت سے ایک سیکولر اور مسلم تہذیب سوچ یا قرۃ العین حیدر کی تحریروں میں بھی دیکھی اور محسوس کی جاسکتی ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 9, 2025

حوالہ جات:

1. ایک خیام قرۃ العین حیدر کی خاکہ نے گاڑی مشمولہ نیا دور محکمہ اطلاعات اور رابطہ عام اتر پردیش لکھنا اجل 63 فروری مارچ 2019 صفحہ نمبر 143
2. قرۃ العین حیدر پکچر گیلری سنگ میل پبلیکیشنز لاہور 2001 صفحہ نمبر 14
3. جمیل اختر ڈاکٹر انداز بیان اور فرید بک ٹیپو دہلی 2005 صفحہ 162
4. جمیل اختر ڈاکٹر قرۃ العین حیدر اور موسیقی مشہولہ روشنائی قرۃ العین حیدر نمبر جلد نائن شمارہ 34 نسری دائرہ پاکستان کراچی جولائی ستمبر 298 صفحہ 214
5. قرۃ العین حیدر کف گل فروش سیاہ سفید تصاویر جلد اول اردو اکیڈمی دہلی 2004
6. نزہت عباسی ڈاکٹر اردو کے افسانوی ادب میں نسائی لبولیجہ انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی 2013 صفحہ 476
7. جمیل جالبی ڈاکٹر قرۃ العین حیدر اردو فکشن کے تناظر میں مرتبین حسن ظہیر ڈاکٹر ممتاز احمد خان شہاب کادوائی انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی 2018 صفحہ 363
8. نگہت ریحانہ خان ڈاکٹر اردو افسانہ فنی فکری مطالعہ ایجو کیشنز پبلشنگ ہاؤسنگ ہاؤس سوسائٹی 1980 صفحہ 119
9. ساجد امجد پروفیسر ڈاکٹر اردو شاعری پر برصغیر کے تہذیبی اثرات پبلیکیشنز لاہور 2003 صفحہ 440/
10. علی بلگرامی سید مترجم تمدن عرب از گوستالیبان مقبول اکیڈمی لاہور 1960 صفحہ 279/
11. عبدالعزیز نقشبندی مترجم کشف المحجوب السید علی ہجویری ملک سراج الدین اینڈ سنس پبلک پبلشرز لاہور 1957 صفا4

OPEN ACCESS